بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت نماز میں جہری قراءت کر سکتی ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت نماز میں جہر کر سکتی ہے یا نہیں؟ خاص طور پر فجر اور عشا میں اور پاس کوئی نامحرم بھی نہ ہو؟

جواب

عورت کے لیے نماز میں جہر (یعنی بلند آواز سے قراءت) کرنا مطلقاً ممنوع ہے، چاہے فجر و عشا جیسی جہری نماز ہو اور چاہے پاس کوئی نامحرم مرد موجود نہ ہو، لہذا عورت کو چاہیے کہ ہر طرح کی نماز میں آہستہ قراءت کرے، یعنی اتنی آواز میں پڑھے کہ اگر شور و غل یا ثقل سماعت نہ ہو تو کم از کم خود اپنے کانوں سے سن سکے۔

علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "ان صوتها فتنة ولهذا منعت من الأذان والإمامة والجهر بالقراءة في الصلاة" ترجمہ: عورت کی آواز فتنہ ہے اور اسی وجہ سے اسے اذان دینے، امامت کروانے اور نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (عمدۃ القاري شرح صحیح البخاري، باب التصفیق للنساء، جلد 7، صفحہ 279، دار إحیاء التراث العربی)

علامہ ابن عابدین سید محمد امین بن عمر شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "ولا تجهر في الجهرية" ترجمہ: اور عورت جہری نماز میں (بھی) جہر نہیں کرے گی۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 504، دار الفکر، بیروت)

علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: "ولا يستحب في حقها الجهر بالقراءة في الجهرية" ترجمہ: اور عورت کے حق میں جہری نماز کے اندر قراءت کو بلند آواز سے کرنا مستحب نہیں ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوي علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 190، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں ہے: "ويؤخذ من عبارات فقهاء الحنفية وهو وجه عند الشافعية وقول آخر عند الحنابلة أن المرأة تسر مطلقا" ترجمہ: فقہائے حنفیہ کی عبارات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے اور یہی شافعیہ کے ہاں ایک روایت اور حنابلہ کے ہاں دوسرا قول ہے کہ عورت مطلقاً سر (یعنی ہر حال میں آہستہ آواز سے قراءت) کرے گی۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، جلد 16، صفحہ 190، دار السلاسل، الکویت)

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1421ھ/2000ء) لکھتے ہیں: "اور (عورت) جہری نماز میں جہر سے قراءت نہ کرے۔" (فتاوی جامع اشرفیہ، جلد5، صفحہ 397، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، یوپی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "قراءت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع، مثلاً ثقل سماعت شور و غل نہ ہو، تو خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔... جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اول میں ہیں سن سکیں، یہ ادنی درجہ ہے اور اعلی کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔ اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 544، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1216

تاریخ اجراء: 12 ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/30 مئی 2026ء